میں مولانا امین احسن اصلاحی میں دیکھ چکا ہوں۔ زیر عتاب آیا ہوں۔ مگر جماعتی خودی کا سر خم نہیں ہونے دیا) اب بھی ہمارے ہاں ایسے لوگ موجود ہیں جو ابتدائی لٹریچر کی ایمان آفریں تحریروں اور وجد آفریں دعوت کار کو خارج از بحث رکھنا چاہتے ہیں۔ دستور کی باڑوں کو پھلانگ سکتے ہیں' جماعت کی روایات اور قدروں کی کوئی وقعت ان کے دلوں میں نہیں ہے' انھیں ہر حال میں نیا شہر بسانا ہے۔ شمیم صاحب کا یہ دلچسپ تقریری ریکارڈ (جسے برتا نہیں گیا) آج بڑے فتنہ کا موجب بن سکتا ہے۔ اول تو کون اور کتنے لوگ اس وقت یا آج تحریک اور جماعت کا فرق سمجھتے ہیں اور دونوں کو الگ الگ رکھ کر کام کا نقشہ بنا سکتے ہیں؟ مولانا کا مدعا ہرگز یہ نہیں تھا کہ نظم جماعت میں ضابطے' حدود اور معیارات نہ ہوں اور ہوں تو مولانا مودودیؒ بہ حیثیت امیر جماعت و داعی تحریک ان سے بلند تر رہیں۔ اصل میں تحریکی رہنمائی کا مفہوم' جماعتی امارت سے جو فرق رکھتا ہے' نہ اس وقت پوری طرح سمجھا گیا اور نہ آج کوئی اس قابل ہے کہ سمجھ سکے۔ اچھا ہوتا کہ وہ جماعتی ضابطے کے دائرے میں استعمال نہ ہونے والی اس تقریر کو بالائے طاق ہی رہنے دیتے۔ یا پھر کم سے کم اب یہ بتائیں کہ جماعت کے اصل تشخص کو برباد کر کے آمریت کی راہ پر چلنے کے لیے مجھے یا آپ کو کونسی چیزیں روک سکتی ہیں۔ دور خلافت راشدہ کو سامنے رکھیے۔ آخری دور میں ایک طرف حضرت علیؓ خلیفہ راشد ہیں۔ دوسری طرف امیر معاویہؓ ڈٹے ہوئے ہیں۔ قرآن موجود' حدیث موجود' عملی روایات موجود' صحابہ کرام کی ایک بڑی تعداد موجود' مگر فتنہ کا حل نہ ہو سکا۔ آج بتایئے کہ تحریک اور جماعت کے فرق کو سمجھ کر ترازو کے تول صحیح چلنے والے کتنے لوگ آپ کے پاس ہیں۔ المختصر شمیم صاحب نے بڑی خدمت انجام دی ہے۔

ماہنامہ محفل، مدیر اعلیٰ جناب طفیل ہوشیار پوری۔ مقام اشاعت: شیخ بلڈنگ' رائل پارک' لاہور۔ بدل اشتراک ۱۵۰ روپے۔ خاص نمبروں کی قیمت فی پرچہ ۱۵ روپے یا ۲۵ روپے۔

یہ رسالہ ۴۳ واں سال پورا کر رہا ہے۔ ہمارے ملک میں کسی رسالے کی یہ عمر بڑی عمر ہے۔ اللھم زد فزد! جناب طفیل ہوشیار پوری بڑے زندہ دل اور قادر القلم اور نادر السخن شخصیت ہیں۔ وہ بڑھاپے کا منہ چڑانے کے لیے آج بھی مشاعروں میں بلند آواز سے لے کے ساتھ اپنا کلام سناتے ہیں۔ زود گو ہی نہیں بلکہ معیار کا بڑا اہتمام رکھتے ہیں۔ ہمارے کلاسیکل یا روایتی طرز غزل گوئی میں بڑا مقام رکھتے ہیں۔ آج جبکہ شاعری قافیہ ردیف اور وزن کی زنجیریں توڑتی ہوئی کہیں کی کہیں جا نکلی' طفیل صاحب اساتذہ کے رنگ کلام کو اڑنے سے بچائے ہوئے ہیں۔